صحیح بخاری - سلسلہ خلاصہ کتب

روزوں سے متعلقہ کتب کے احکام کا خلاصہ

کتاب الصوم

Book of Fasting
Salat Al-Tarawih
Superiority of Qadar Night
Book of Itikaf

قرآن مجید کی 15 آیات مبارکہ

صحیح بخاری کتاب نمبر 30 تا 33 کی 156 احادیث مبارکہ

کشف المحجوب کے ساتویں باب کا خلاصہ

ترتیب وتدوین

پروفیسر ڈاکٹر سلطان سکندر

کتاب الصوم

Book of Fasting
Salat Al-Tarawih
Superiority of Qadar Night
Book of Itikaf

قرآن مجید کی 15 آیات مبارکہ
صحیح بخاری کتاب نمبر 30 تا 33 کی 156 احادیث مبارکہ
کشف المحجوب کے ساتویں باب کا خلاصہ

ترتیب وتدوین
پروفیسر ڈاکٹر سلطان سکندر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب صحیح بخاری کتاب الصوم کا خلاصہ
تالیف پروفیسر ڈاکٹر سلطان سکندر
ناشر ادارہ تنویر القرآن
ملنے کا پتہ: لائبریری جامع مسجد نور مصطفوی کینال ویو، اے بلاک، لاہور
ادارہ تنویر القرآن، 523A، ریلوے کالونی، انجن شیڈ لاہور
60-A1 ویلنشیا ٹاؤن لاہور
فون 0314-4099400، 0333-4220606

فہرست

تعارف	7
روزوں کا بیان	8
روزہ کا لغوی اور شرعی معنی	8
رمضان کے روزے فرض ہیں	8
مریض، مسافر قضا کرے ورنہ ایک مسکین کو کھانا کھلائے	9
رمضان میں قرآن نازل ہوا جو انسان کے لیے ہدایت ہے	9
اللہ تعالیٰ انسان کے قریب ہے اور دعائیں سنتا ہے	10
رمضان کی راتوں میں ازدواجی تعلقات کی اجازت	11
سحری کا وقت طلوع فجر تک ہے	12
لیلۃ القدر کی فضیلت	12
قسم توڑنے کے بعد روزے	14
روزہ کے احکام و مسائل	17
جنت کا آسان راستہ	22
رمضان کے روزوں کی جامعیت	23
روزہ دار کے منہ کی بدبو کی اہمیت	23
نماز، روز، صدقہ گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں	24
روزہ داروں کیلئے جنت کا خصوصی دروازہ ریان	24
روزہ اور جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت	25
رمضان کی آمد اور آسمانی فیصلے	26

اسلامی نظام عبادات میں چاند کی اہمیت	26
روزہ، تراویح اور شب قدر کے سبب بخشش	27
نبی کریم ﷺ کی رمضان میں سخاوت	27
جھوٹے بندے کے روزے کی اللہ کو ضرورت نہیں ہے	28
صوم خواہشات نفسانی کا توڑ ہے	29
روزہ افطار میں احتیاط	29
رمضان کیلئے خاص اہتمام	30
رمضان کی راتوں میں از دواجی تعلقات کی اجازت	30
قرآن کے پہلے مفسر نبی کریم ﷺ خود ہیں	31
سحری کیلئے حضرت بلال ؓ کی اذان	32
اذان اور سحری میں 50 آیات پڑھنے جتنا ٹائم ہوتا تھا	32
لگاتار روزوں کی ممانعت	33
سحری کھانے میں برکت ہے	33
ناپاکی کی حالت میں سحری کھانے کا جواز	33
مکمل وضو اور نماز سے گناہوں کی بخشش	34
روزہ توڑنے کا کفارہ اور نبی کریم ﷺ کے خصوصی اختیارات	34
روزہ میں حجامہ کروانے کا جواز	36
سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں صورتوں کا جواز	37
نبی کریم ﷺ نے سفر میں روزہ رکھا	37
سفر میں روزہ نہ رکھنے کا جواز	37
رمضان کے روزوں کی قضا کا جوئی خاص وقت معین نہیں ہے	38
آفتاب ڈوب جائے تو روزہ کھول دو	39
غروب آفتاب کے بعد افطار میں جلدی	39
جب کسی شخص نے رمضان میں روزہ افطار کرلیا، پھر سورج طلوع ہو گیا تو ایک روزہ رکھے گا	39
روزہ دار بچوں کو کھلونوں سے کھلانا	40

نبی کریم ﷺ کا مزاج مبارک	40
نبی کریم ﷺ نے رمضان کے علاوہ کبھی پورا ماہ روزے نہیں رکھے	41
مہینے میں تین روزے گویا ساری عمر کے روزے ہیں	41
روزہ، چاشت کی نماز اور وتر کی اہمیت	42
نبی کریم ﷺ نے حضرت انس کے مال اور اولاد کیلئے برکت کی دعا فرمائی	43
دونوں عید کے دنوں میں روزہ کی ممانعت	44
نبی کریم نے چار باتوں سے منع فرمایا	45
عورت کے سفر، نماز اور مسجد سے متعلق احکام	45
ایام تشریق کے روزے	46
رمضان میں قیام اللیل (تراویح) کے بارے صحیح بخاری کی احادیث	47
رمضان میں قیام اللیل گناہوں کی بخشش کا سبب ہے	47
رمضان میں قیام اللیل میں صحابہ کا عمل مبارک	47
اچھی بدعت، امام کے ساتھ تراویح	48
رمضان میں قیام اللیل کی ابتداء	49
نبی کریم ﷺ کا رمضان اور غیر رمضان میں رات کو قیام کرنا	50
صحیح بخاری میں لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان	51
لیلۃ القدر کا آخری سات راتوں میں ہونے کا بیان	52
لیلۃ القدر کا آخری طاق راتوں میں ہونے کا بیان	52
لیلۃ القدر کا آخری عشرے میں ہونے کا بیان	53
فتنے کی وجہ سے خیر اٹھ جاتی ہے	53
نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں خوب محنت فرماتے	54
اعتکاف کا بیان	55
اعتکاف کا لغوی معنی	55
آخری عشرہ میں حضور کے اعتکاف کا بیان	55

اعتکاف کی نذر ماننے کا بیان	56
اعتکاف میں خیمہ لگانے کا بیان	56
معتکف کا اپنے اہل وعیال سے ملنا	57
نبی کریم کے بیس دن کے اعتکاف کا بیان	58
ساتواں کشفِ حجاب	59
روزے کے بیان میں	59
مخلوق کی متابعت کی ممانعت	60
روزے کی حقیقت	61
روزے کی شرائط	61
روزہ مجاہدہ نفس ہے	62
حواس خمسہ کی اطاعت الٰہی	62
فرض اور نفلی روزہ	63
صوم وصال کا مسئلہ	64
حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کا روزہ	64
حضرت شیخ ابونصر سراج رحمۃ اللہ علیہ کا روزہ	65
صوم وصال کی وضاحت	66
چلہ کشی کی اصل	66
فاقہ کشی اور اس کے متعلقات کا بیان	67
فاقہ کشی کے مقاصد واثرات	68
فاقہ کشی کی حقیقت	68

تعارف

صحیح بخاری احادیث کی تعداد: 7563

صحیح بخاری کتب کی تعداد: 97

صحیح بخاری کتاب الصوم تا اعتکاف نمبر 30 تا 33

کتاب الصوم، قیام اللیل، لیلۃ القدر اور اعتکاف کی احادیث کی تعداد:

156

یہ احادیث جدید نمبرنگ کے اعتبار سے صحیح بخاری کی حدیث نمبر:

1891 تا 2046

اس کتابچے میں مذکورہ احکام سے متعلق 14 قرآن کی آیات، 156 احادیث (خلاصہ) اور کشف المحجوب (کشف حجاب نمبر 7) جو روزوں کے احکام سے متعلق ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے اور عوام الناس کی سطح کے قاری کی آسانی کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اس سے مقصود اہل اسلام کو اصل نصوص (Texts) سے آگاہ کرنا اور مطالعہ کا شوق پیدا کرنا ہے۔

روزوں کا بیان

روزہ کا لغوی اور شرعی معنی

روزہ کے لیے صوم کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کی جمع صیام ہے جس کا لغوی معنی ہے: "امساك" (رُکے رہنا) اور کسی کام کو ترک کرنا۔

اور شریعت میں روزہ کا معنی ہے: طلوعِ فجر سے غروبِ آفتاب تک کھانے، پینے اور عمل ازدواج سے رکے رہنا۔

رمضان کے روزے شعبان ۲ھ میں فرض ہوئے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تقریباً نو سال رمضان کے مہینوں میں روزے رکھے،

صحیح بخاری و مسلم کے "کتاب الصوم" کی مناسبت سے یہاں صرف رمضان کے روزے، اعتکاف اور لیلۃ القدر سے متعلقہ آیات و احادیث (احکام) ذکر کیے جا رہے ہیں۔

رمضان کے روزے فرض ہیں

آیت نمبر 1

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ	كَمَا
اے ایمان والو!	تم پر روزے فرض کیے گئے	جیسے

اِے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے

كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ	لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾	
اگلوں پر فرض ہوئے تھے	کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔	

اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے۔

مریض، مسافر قضا کرے ورنہ ایک مسکین کو کھانا کھلائے

آیت نمبر 2

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ	فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ	فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ
گنتی کے دن ہیں	تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو	تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے

گنتی کے دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے

وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ	فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ
اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو	وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا

اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا (ایک روزے کے بدل دو وقت کا کھانا)

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ	وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ	اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾
پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے	اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے	اگر تم جانو۔

پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بھلا ہے اگر تم جانو۔

رمضان میں قرآن نازل ہوا جو انسان کے لیے ہدایت ہے

آیت نمبر 3

شَهْرُ رَمَضَانَ	الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ	هُدًى لِّلنَّاسِ
رمضان کا مہینہ	جس میں قرآن اتارا گیا	لوگوں کے لئے ہدایت

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اتارا گیا لوگوں کے لئے ہدایت

وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى	وَالْفُرْقَانِ ۚ	فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ
اور روشن دلیلیں ہدایت دینے والی	اور حق و باطن میں فیصلہ کن	پس تم میں سے جو اس مہینے میں موجود ہو

اور روشن دلیلیں ہدایت دینے والی اور حق و باطن میں فیصلہ کن پس تم میں سے جو اس مہینے میں موجود ہو

فَلْيَصُمْهُ ؕ	وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ	فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ
وہ ضرور اس ماہ کے روزے رکھے	اور جو بیمار یا سفر میں ہو	تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے

وہ ضرور اس ماہ کے روزے رکھے اور جو بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے

يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ	وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۫	وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ
اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے	اور تم پر دشواری نہیں چاہتا	اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو

اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور اس لئے کہ تم گنتی پوری کرو

وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ	وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾
اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی	اور تا کہ تم شکر ادا کرو

اور اللہ کی بڑائی بولو اس پر کہ اس نے تمہیں ہدایت کی اور تا کہ تم شکر ادا کرو۔

اللہ تعالیٰ انسان کے قریب ہے اور دعائیں سنتا ہے

آیت نمبر 4

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ	فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ	اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ
اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں	تو میں نزدیک ہوں	دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی

اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی

اِذَا دَعَانِ ۙ	فَلۡيَسۡتَجِيۡبُوۡا لِىۡ	وَلۡيُؤۡمِنُوۡا بِىۡ	لَعَلَّهُمۡ يَرۡشُدُوۡنَ ۝١٨٦
جب مجھے پکارے	تو انہیں چاہئے میرا حکم مانیں	اور مجھ پر ایمان لائیں	تا کہ وہ کامیابی حاصل کریں

جب مجھے پکارے تو انہیں چاہئے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ کامیابی حاصل کریں۔

رمضان کی راتوں میں ازدواجی تعلقات کی اجازت

آیت نمبر5

اُحِلَّ لَكُمۡ	لَيۡلَةَ الصِّيَامِ	الرَّفَثُ	اِلٰى نِسَآٮِٕكُمۡ ؕ
حلال کردیا گیا تمہارے لیے	روزوں کی رات میں	ازدواجی تعلق	اپنی عورتوں کے پاس

حلال کردیا گیا تمہارے لیے روزوں کی رات میں ازدواجی تعلق اپنی عورتوں کے پاس

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمۡ	وَاَنۡتُمۡ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ	عَلِمَ اللّٰهُ
وہ تمہارے لیے لباس ہیں	اور تم ان کے لباس،	اللہ کو علم ہے

وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لباس، اللہ کو علم ہے،

اَنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ تَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ	فَتَابَ عَلَيۡكُمۡ	وَعَفَا عَنۡكُمۡ ۚ
کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے	تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی	اور تمہیں معاف فرمایا

کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمایا

فَالۡـئٰنَ بَاشِرُوۡهُنَّ	وَابۡتَغُوۡا	مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَـكُمۡ ۚ
تو اب ان سے صحبت کرو	اور طلب کرو	جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو

تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو

سحری کا وقت طلوع فجر تک ہے

آیت نمبر 6

وَكُلُوْا	وَاشْرَبُوْا	حَتّٰى	يَتَبَيَّنَ لَكُمُ	الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ	مِنَ
اور کھاؤ	اور پیئو	یہاں تک کہ	تمہارے لیے ظاہر ہو جائے	سفید دھاگہ	سے

اور کھاؤ اور پیئو یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفید دھاگہ سے

الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ	مِنَ الْفَجْرِ	ثُمَّ	اَتِمُّوا الصِّيَامَ	اِلَى الَّيْلِ
سیاہ دھاگے	طلوع فجر (کے وقت)	پھر	روزے پورے کرو	رات آنے تک

سیاہ دھاگے طلوع فجر (کے وقت) پھر رات آنے تک روزے پورے کرو

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ	وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِى الْمَسٰجِدِ	تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ
اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ	جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو	یہ اللہ کی حدیں ہیں

اور عورتوں کو ہاتھ نہ لگاؤ جب تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو یہ اللہ کی حدیں ہیں

فَلَا تَقْرَبُوْهَا	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ اللّٰهُ	اٰيٰتِهٖ	لِلنَّاسِ	لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿١٨٧﴾
ان کے پاس نہ جاؤ	یونہی	اللہ بیان کرتا ہے	اپنے احکام	لوگوں کیلئے	تا کہ وہ متقی بن جائیں

ان کے پاس نہ جاؤ یونہی اللہ بیان کرتا ہے اپنے احکام لوگوں کیلئے تا کہ وہ متقی بن جائیں۔

لیلۃ القدر کی فضیلت

آیت نمبر 7

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ	فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿١﴾	
بیشک ہم نے اس (قرآن) کو	شب قدر میں اتارا ہے۔	

بیشک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں اتارا ہے۔

آیت نمبر 8

وَمَآ اَدۡرٰىكَ	مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِؕ		
اور آپ کیا سمجھے ہیں	شب قدر کیا ہے۔		

اور آپ کیا سمجھے ہیں (کہ) شب قدر کیا ہے۔

آیت نمبر 9

لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ	خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ
شبِ قدر	ہزار مہینوں سے بہتر ہے (فضیلت و برکت اور اَجر و ثواب میں)۔

شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے (فضیلت و برکت اور اَجر و ثواب میں)۔

آیت نمبر 10

تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِكَةُ	وَالرُّوۡحُ فِيۡهَا	بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ	مِّنۡ كُلِّ اَمۡرٍ
فرشتے اترتے ہیں	اور جبریل امین اس رات میں	اپنے رب کے حکم سے	ہر امر کے ساتھ

اس (رات) میں فرشتے اور روح الامین (جبریل) اپنے رب کے حکم سے (خیر و برکت کے) ہر امر کے ساتھ اترتے ہیں۔

آیت نمبر 11

سَلٰمٌ ۛ	هِيَ	حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ
سلامتی ہے	یہ (رات)	طلوعِ فجر تک (سراسر)

یہ (رات) طلوعِ فجر تک (سراسر) سلامتی ہے۔

قرآن مجید میں رمضان کے روزوں کی فرضیت اور روزوں کے چند مسائل کے علاوہ مختلف دوسرے معاملات میں روزے رکھنے کو بھی قرآن نے بیان فرمایا ہے جن کو فی الحال تفصیل سے بیان نہیں کیا جا رہا ہے۔ یہاں صحیح بخاری اور مسلم کی مناسبت سے صرف رمضان کے روزوں کے ذکر پر اکتفا کیا ہے مثلاً قسم توڑنے کا کفارہ تین روزے ہے۔ آیت اور ترجمہ درج ذیل ہے:

قسم توڑنے کے بعد روزے

آیت نمبر 12

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (مائدہ:89)

ترجمہ: اللہ تمہاری بے مقصد (اور غیر سنجیدہ) قسموں میں تمہاری گرفت نہیں فرماتا لیکن تمہاری ان (سنجیدہ) قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم (ارادی طور پر) مضبوط کرلو، (اگر تم ایسی قسم کو توڑ ڈالو) تو اس کا کفّارہ دس مسکینوں کو اوسط (درجہ کا) کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا (اسی طرح) ان (مسکینوں) کو کپڑے دینا ہے یا ایک گردن (یعنی غلام یا باندی کو) آزاد کرنا ہے، پھر جسے (یہ سب کچھ) میسر نہ ہو تو تین دن روزہ رکھنا ہے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفّارہ ہے جب تم کھالو (اور پھر توڑ بیٹھو)، اور اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو، اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیتیں خوب واضح فرماتا ہے تاکہ تم (اس کے احکام کی اطاعت کر کے) شکر گزار بن جاؤ۔

آیت نمبر 13

حج کے ساتھ عمرہ ملائے تو قربانی کا حکم ہے اگر قربانی نہ کر سکے تو تین روزے حج کے دنوں میں اور سات روزے واپس آ کر رکھے یہ ٹوٹل دس روزے ہیں۔ آیت اور ترجمہ درج ذیل ہے:

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ فَمَنْ

كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۥ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (البقرہ:196)

ترجمہ: اور حج اور عمرہ (کے مناسک) اللہ کے لئے مکمل کرو، پھر اگر تم (راستے میں) روک لئے جاؤ تو جو قربانی بھی میسر آئے (کرنے کے لئے بھیج دو) اور اپنے سروں کو اس وقت تک نہ منڈواؤ جب تک قربانی (کا جانور) اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے، پھر تم میں سے جو کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہو (اس وجہ سے قبل از وقت سر منڈ والے) تو (اس کے) بدلے میں روزے (رکھے) یا صدقہ (دے) یا قربانی (کرے)، پھر جب تم اطمینان کی حالت میں ہو تو جو کوئی عمرہ کو حج کے ساتھ ملانے کا فائدہ اٹھائے تو جو بھی قربانی میسر آئے (کردے)، پھر جسے یہ بھی میسر نہ ہو وہ تین دن کے روزے (زمانۂ) حج میں رکھے اور سات جب تم حج سے واپس لوٹو، یہ پورے دس (روزے) ہوئے، یہ (رعایت) اس کے لئے ہے جس کے اہل وعیال مسجد حرام کے پاس نہ رہتے ہوں (یعنی جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو)، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے

آیت نمبر 14

غلطی سے کسی کو قتل کرنے کی آخری سزا بھی ساٹھ لگاتار روزے ہیں۔ آیت اور ترجمہ درج ذیل ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ

مُّؤْمِنَةٍ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ
اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ
مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (النساء:92)

ترجمہ: اور کسی مسلمان کے لئے (جائز) نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو قتل کر دے مگر (بغیر قصد) غلطی سے، اور جس نے کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کر دیا تو (اس پر) ایک مسلمان غلام/باندی کا آزاد کرنا اور خون بہا (کا ادا کرنا) جو مقتول کے گھر والوں کے سپرد کیا جائے (لازم ہے) مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں، پھر اگر وہ (مقتول) تمہاری دشمن قوم سے ہو اور وہ مومن (بھی) ہو تو (صرف) ایک غلام/باندی کا آزاد کرنا (ہی لازم) ہے اور اگر وہ (مقتول) اس قوم میں سے ہو کہ تمہارے اور ان کے درمیان (صلح کا) معاہدہ ہے تو خون بہا (بھی) جو اس کے گھر والوں کے سپرد کیا جائے اور ایک مسلمان غلام/باندی کا آزاد کرنا (بھی لازم) ہے۔ پھر جس شخص کو (غلام/باندی) میسر نہ ہو تو (اس پر) پے در پے دو مہینے کے روزے (لازم) ہیں۔ اللہ کی طرف سے (یہ اس کی) توبہ ہے، اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

آیت نمبر 15

اور جو شخص اپنی بیوی کو کہے کہ تو میرے لیے میری ماں کی طرح ہے یا اس طرح کے اور لفظ سے بیوی کو ماں سے تشبیہ دے تو اس کو ظہار کہا جاتا ہے۔ اور زمانہ جاہلیت میں ظہار طلاق ہوتی تھی۔ اسلام نے آسانی پیدا کی اور انسان کو اپنی زبان کے لحاظ سے پابند کرتے ہوئے کہا کہ اگر ان الفاظ سے تمہاری نیت طلاق کی ہے تو طلاق بائن واقع ہو جائے گی وگرنہ تجھے ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا تیری سزا یہ ہے کہ تو بیوی کے قریب نہیں جا سکتا جب تک تو غلام آزاد نہ کرے یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا نہ کھلائے۔ آیت اور ترجمہ درج ذیل ہے:

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ

رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌO فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ
قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۚ
ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابٌ اَلِيْمٌO (المجادلہ:3,4)

ترجمہ: اور جولوگ اپنی بیویوں سے ظہار کر بیٹھیں پھر جو کہا ہے اس سے پلٹنا چاہیں تو ایک گردن (غلام یا باندی) کا آزاد کرنا لازم ہے قبل اِس کے کہ وہ ایک دوسرے کو مَس کریں، تمہیں اس بات کی نصیحت کی جاتی ہے، اور اللہ ان کاموں سے خوب آگاہ ہے جو تم کرتے ہو۔ پھر جسے (غلام یا باندی) میسر نہ ہو تو دو ماہ متواتر روزے رکھنا (لازم ہے) قبل اِس کے کہ وہ ایک دوسرے کو مَس کریں، پھر جو شخص اِس کی (بھی) طاقت نہ رکھے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا (لازم ہے)، یہ اِس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھو۔ اور یہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدود ہیں، اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

صحیح بخاری اور مسلم کی احادیث سے جو مسائل نکلتے ہیں ان کا خلاصہ پہلے درجہ ذیل ہے پھر احادیث ذکر کی جائیں گی۔

روزہ کے احکام ومسائل

1۔ روزہ دار کے لیے یہ مکروہ ہے کہ وہ اپنے منہ میں تھوک جمع کر کے اس کو نگل لے۔

2۔ روزہ دار سرمہ اور تیل لگا سکتا ہے۔

3۔ اگر روزہ دار کو اپنی کمزوری کا خطرہ نہ ہو تو اس کے لیے پچھنے لگوانا (حجامہ کروانا) مکروہ نہیں ہے اور اگر اس کو یہ خطرہ ہو کہ زیادہ خون نکلنے سے اس قدر کمزوری ہوگی کہ اس کو روزہ توڑنا پڑے گا تو پھر یہ مکروہ ہے۔ آج کل سرِنج (Syringe)

سے خون نکلوانا بھی اسی حکم میں ہے۔ روزہ کی حالت میں شوگر ٹیسٹ وغیرہ کیلئے خون نکالنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ کسی کو خون دینے سے اگر اپنا روزہ کمزوری کی وجہ سے ٹوٹنے کا خدشہ نہ ہو تو خون دیا جا سکتا۔

4۔ جو شخص صبح کو اٹھے تو جنبی ہو یا دن میں احتلام ہو جائے تو روزہ میں کچھ حرج نہیں ہے۔لیکن جلد پاکی حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

5۔ رات کے آخری وقت میں سحری کرنا مستحب ہے۔

6۔ افطار کو جلد کرنا مستحب ہے اور سنت یہ ہے کہ افطار کے وقت یہ دعا کرے: "اللّٰہم اِنّی لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ" اور سحری کے وقت یہ دعا کرے: "وَصَوْمُ الْغَدِ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ نَوَیْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ" یا معروف دعا "وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ "

7۔ عیدین کا اور ایامِ تشریق (ذوالحجہ کی 11-12-13 تاریخ) کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

8۔ مسلسل پورے سال اس طرح روزے رکھے کہ جن ایام میں روزہ رکھنا منع ہے، ان میں بھی روزہ رکھے تو یہ مکروہ ہے اور جب ایامِ ممنوعہ کے روزے چھوڑ دے تو پھر مکروہ نہیں ہے۔

9۔ افضل یہ ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن بغیر روزے کے گزارے۔اس کو صوم داودی کہتے ہیں۔

10۔ چپ رہنے کا روزہ رکھنا مکروہ ہے اور وہ یہ ہے کہ روزہ رکھے اور اس میں کلام نہ کرے۔

11۔ جب مسافر کو روزہ رکھنے سے مشقت ہو تو اس کا روزہ رکھنا مکروہ ہے اور اگر مشقت نہ ہو تو پھر روزہ رکھنا افضل ہے۔سفر کی مقدار موجودہ کلومیٹر کے اعتبار سے 98 کلو

میٹر ہے۔(تبیان القرآن 1 /686،علامہ غلام رسول سعیدی،فرید بک سٹال اردو بازار لاہور)

12۔ ایامِ بیض یعنی چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھنا مستحب ہے۔

13۔ پیر اور جمعرات کا روزہ مستحب ہے اور صرف جمعہ کا روزہ رکھنا ممنوع ہے، حدیث میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جمعہ کا روزہ نہ رکھے مگر اس صورت میں کہ اس سے پہلے دن یا اس کے بعد کے دن کا بھی روزہ رکھے۔ (صحیح بخاری، ۱۷۶۳، صحیح مسلم، ۱۱۴۴، سنن ابوداؤد، ۲۴۲۰) (یہ حکم جمع کی مشقت کی وجہ سے ہے)۔

14۔ حجاج کے لیے یومِ عرفہ کا روزہ رکھنا اس صورت میں مکروہ ہے کہ جب روزے سے ان کو اتنا ضعف طاری ہو کہ وہ افعال حج اچھی طرح ادا نہ کر سکیں۔

15۔ صرف دس محرم کا روزہ رکھنا مکروہ ہے ایک دن مزید بھی روزہ رکھے۔

16۔ جب روزہ دار بھولے سے کھا لے یا پی لے یا بھولے سے جماع کرے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، اس میں فرض روزہ اور نفلی کا کوئی فرق نہیں ہے۔

17۔ اگر روزہ دار کو جبراً کھلایا گیا یا اس نے غلطی سے کھا لیا تو اس پر قضاء ہے، کفارہ نہیں ہے۔ (قضاء کا معنی ایک کے بدلے ایک روزہ اور کفارہ روزوں کی شکل میں ہو تو 60 روزے ہیں)۔

18۔ روزے کی حالت میں ازدواجی تعلق میں اگر میاں بیوی دونوں کی رضامندی ہے تو دونوں پر قضا اور کفارہ ہوگا وگرنہ ایک پر قضا دوسرے پر قضا اور کفارہ دونوں ہوں گے۔

19۔ جب روزہ دار ایسی چیز کھا لے جو غذا ہو نہ دوا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس پر کفارہ نہیں ہے، مثلاً وہ کنکری کھا لے یا مٹی کھا لے یا کاغذ کھا لے۔

20۔ جب روزہ دار وضو یا غسل کر رہا ہو اور پانی اس کے حلق میں اس کے ارادے کے بغیر چلا جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس پر کفارہ نہیں ہے۔ وہ صرف قضاء کرے گا۔

21۔ اگر اس کے حلق میں غبار یا دھواں چلا گیا تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

22۔ تیل کی مالش سے تیل بدن کے مسامات میں داخل ہو گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ آنکھوں میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور سرمہ لگانے سے نہیں ٹوٹے گا۔

23۔ جس کو منہ بھر کر قے آئی یا خود بخود تھوڑی قے آئی اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ جامع ترمذی کے الفاظ میں جس شخص کو حالت روزہ میں خود قے آئے تو اس پر قضا نہیں اور اگر جان بوجھ کر قے کی تو وہ قضا کرے۔ (ترمذی ابواب الصوم، حدیث نمبر 720)

24۔ جدید میڈیکل سائنس یہ بتا رہی ہے کہ کان اور معدے کے درمیان کوئی منفذ نہیں ہے، اس لیے کان میں تیل ٹپکانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ روزہ کی حالت میں مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پیسٹ کے کیمیکل کا ذائقہ مسواک کی نسبت نہایت شدید ہوتا ہے اور گلے میں لگ کر اندر جانے کا خدشہ ہوتا ہے اس لیے احتیاط لازم ہے، خوشبو سونگھنے لگانے میں کوئی حرج نہیں۔ انسولین سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ دانت نکلوانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

دورِ حاضر میں انجیکشن وغیرہ کے بارے میں بھی مختلف آراء موجود ہیں کہ آیا روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں علامہ غلام رسول سعیدی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق انجیکشن کی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ جس چیز سے بدن کو منفعت حاصل ہو اور وہ بدن میں پہنچ جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اسی طرح انجیکشن لگانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، خواہ رگ میں انجیکشن لگایا جائے یا مسل (Muscle) میں۔

25۔ اگر کوئی شخص سارا رمضان بے ہوش رہا تو اس پر پورے رمضان کے روزں کی

قضاء ہے۔

26۔ مجاہد کو اگر یہ علم ہو کہ اس کو رمضان میں قتال کرنا ہوگا اور روزہ سے اس کو ضعف ہوگا تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے۔

27۔ مریض کو جب اپنی جان کی ہلاکت کا خطرہ ہو یا کسی عضو کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو اس کے لیے روزہ توڑنا بالاجماع جائز ہے۔ اس طرح اگر روزہ پر برقرار رہنے سے مرض کے زیادہ ہونے یا بڑھنے کا خطرہ ہو تب بھی اس کے لیے روزہ توڑنا جائز ہے۔ اور اس پر قضاء لازم ہے۔

پھر اس کی معرفت مریض کے اجتہاد سے ہوگی نہ کہ وہم سے، بلکہ غلبہ ظن سے یا علامت سے یا تجربہ سے یا مسلمان طبیب یا ڈاکٹر کے کہنے سے۔

28۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی کو اپنی جان کا یا بچہ کی جان کا خطرہ ہو تو ان کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے، وہ روزہ کی قضاء کریں گی اور ان پر کفارہ نہیں ہے۔ (بچہ کے یا اپنے بیمار ہونے کا یقینی خطرہ ہو تو بھی روزہ چھوڑنا جائز ہے۔)

29۔ جب عورت کو حیض یا نفاس آئے تو وہ روزہ نہ رکھے (بعد میں قضاء کرے)

30۔ جب روزہ دار کو شدید بھوک یا پیاس ہو، جس سے جان کی ہلاکت کا خطرہ ہو یا عقل زائل ہونے کا خطرہ ہو تو اس کے لیے روزہ توڑنا جائز ہے، اس پر قضاء ہے اور کفارہ نہیں ہے۔

31۔ شیخ فانی (نہایت بوڑھے لوگ) اور دائم المریض (مسلسل بیمار) جو روزے رکھنے پر قادر نہ ہو، وہ روزے نہ رکھے اور ہر روزہ کا فدیہ دے جو ایک مسکین (دو وقت کا) کو کھانا کھلانا ہے۔

فدیہ کی مقدار حسب حیثیت ہے، غریب لوگ دو کلو گندم یا اس کی قیمت یومیہ کے حساب سے ادا کریں، متوسط لوگ چار کلو کھجور یا جَو کے حساب سے ادا کریں، امیر لوگ چار

کلو کشمش کے حساب سے ادا کریں۔

جنت کا آسان راستہ

حدیث نمبر 1

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَالَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي مَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ فَقَالَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ شَيْئًا فَقَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ فَقَالَ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ

(حدیث نمبر 1891)

ترجمہ: حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے بال الجھے ہوئے تھے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں بتائیے کہ ہم پر اللہ نے کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپ نے فرمایا پانچ نمازیں لیکن اگر تو نفل پڑھے تو اور بات ہے، پھر اس نے عرض کیا کہ ہمیں بتائیے کہ کتنے روزے اللہ نے ہم پر فرض کئے ہیں؟ آپ نے فرمایا ماہ رمضان کے روزے، لیکن اگر تو نفل روزے رکھے تو الگ بات ہے۔ پھر اس نے عرض کیا کہ ہمیں بتائیے کہ اللہ نے ہم پر کتنی زکوۃ فرض کی ہے؟ راوی کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے شرائع اسلام بتا دیئے اس شخص نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو باعزت بنایا، میں اس سے نہ تو کچھ کم کروں گا نہ تو کچھ زیادہ کروں گا جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ شخص کامیاب

ہو گیا اگر اپنے قول میں سچا ہے یا یہ فرمایا کہ یہ شخص جنت میں جائے گا اگر اپنے قول میں سچا ہے۔

رمضان کے روزوں کی جامعیت

حدیث نمبر 2

عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِصِيَامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ

(حدیث نمبر 1893)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کے روزے رکھتے تھے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس کے روزوں کا حکم دیا یہاں تک کہ جب رمضان کے روزے فرض کئے گئے، تو رسول اللہ نے فرمایا کہ جو چاہے روزے رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

روزہ دار کے منہ کی بدبو کی اہمیت

حدیث نمبر 3

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَإِنْ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا

(حدیث نمبر 1894)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

روزہ ڈھال ہے، اس لیے نہ تو بری بات کرے اور نہ جہالت کی بات کرے اگر کوئی شخص اس سے جھگڑا کرے یا گالی گلوچ کرے تو کہہ دے میں روزہ دار ہوں، دوبارہ کہہ دے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے وہ کھانا پینا اور اپنی مرغوب چیزوں کو روزوں کی خاطر چھوڑ دیتا ہے اور میں اس کا بدلہ دیتا ہوں اور نیکی دس گنا ملتی ہے۔

نماز، روز، صدقہ گناہوں کا کفارہ بنتے ہیں

حدیث نمبر 4

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ ﷺ مَنْ يَحْفَظُ حَدِيثًا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ

(حدیث نمبر 1895)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فتنہ کے متعلق حدیثیں کس کو زیادہ یاد ہیں؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آپ کو کہتے ہوئے سنا کہ انسان کی آزمائش اسکے بال بچوں اور اس کے مال اور پڑوسی میں ہوتی ہے۔ نماز روزہ اور صدقہ اسکے لئے کفارہ ہیں۔

روزہ داروں کیلئے جنت کا خصوصی دروازہ ریان

حدیث نمبر 5

عَنْ سَهْلٍ ﷺ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ (حدیث نمبر 1896)

ترجمہ: حضرت سہل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔آپ نے فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازے سے روزے دار ہی داخل ہوں گے کوئی دوسرا داخل نہ ہوگا، کہا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ وہ لوگ کھڑے ہوں گے اس دروازہ سے ان کے سوا کوئی داخل نہ ہو سکے گا، جب وہ داخل ہو جائیں گے تو وہ دروازہ بند ہو جائے گا اور اس میں کوئی داخل نہ ہوگا۔

روزہ اور جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت

حدیث نمبر 6

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ﷺ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ

(حدیث نمبر 1897)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے خدا کی راہ میں جوڑا (یعنی دو چیزیں) خرچ کیں، وہ جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا، اے خدا کے بندے یہ دروازہ اچھا ہے۔ جو شخص نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازے سے پکارا جائے گا اور جو شخص مجاہد ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے پکارا جائے گا اور جو شخص صدقہ والوں سے ہوگا وہ صدقہ کے دروازے سے پکارا جائے گا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے

عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ان دروازوں میں سے جس دروازے سے بھی پکارا جائے اس پر کوئی حرج نہیں ہے لیکن کوئی ایسا بھی ہوگا جو ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا۔ آپ نے فرمایا ہاں! اور مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہوگے۔

رمضان کی آمد اور آسمانی فیصلے

حدیث نمبر 7

أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ (حدیث نمبر 1899)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

اسلامی نظام عبادات میں چاند کی اہمیت

حدیث نمبر 8

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ الله ﷺ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ

(حدیث نمبر 1900)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم رمضان کا چاند دیکھو، تو روزے رکھو اور جب شوال کا چاند دیکھو تو افطار کرو، اگر تم پر بدلی چھائی ہو تو اس کا اندازہ کرو (تیس دن پورے کرو)۔

روزہ، تراویح اور شب قدر کے سبب بخشش

حدیث نمبر 9

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (حدیث نمبر1901)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے کھڑا ہو، اسکے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رمضان میں سخاوت

حدیث نمبر 10

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ عليه السلام يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عليه السلام كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنْ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ (حدیث نمبر1902)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفع پہنچانے میں لوگوں سے سب سے زیادہ سخی ہو جاتے تھے، اور جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رمضان میں جب ملتے تو اور بھی سخی ہو جاتے تھے، اور جبریل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رمضان میں ہر ایک رات میں ملتے تھے۔ یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا ہے جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

سامنے قرآن پڑھتے تھے جب جبریل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتے تھے تو چلتی ہوا سے بھی زیادہ آپ سخی ہو جاتے تھے۔

جھوٹے بندے کے روزے کی اللہ کو ضرورت نہیں ہے

حدیث نمبر 11

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ

(حدیث نمبر 1903)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔

حدیث نمبر 12

أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ

(حدیث نمبر 1904)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انسان کے ہر عمل کا بدلہ ہے، مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں اور روزہ ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو، تو نہ شور

مچائے اور نہ فحش باتیں کرے اگر کوئی شخص اس سے جھگڑا کرے یا گالی گلوچ کرے تو کہہ دے میں روزہ دار آدمی ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ بہتر ہے روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں، جب افطار کرتا ہے۔ تو خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب سے ملے گا تو روزہ کے سبب سے خوش ہوگا۔

صوم خواہشات نفسانی کا توڑ ہے

حدیث نمبر 13

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه فَقَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنْ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ

(حدیث نمبر 1905)

ترجمہ: حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا، تو انہوں نے کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ نے فرمایا کہ جو شخص مہر ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو تو وہ نکاح کر لے اس لئے کہ وہ نگاہ کو نیچی کرتا ہے اور شرمگاہ کو زنا سے محفوظ رکھتا ہے اور جس کو اس کی طاقت نہ ہو تو وہ روزے رکھے اس لئے کہ روزہ اس شہوت کو کم کر دیتا ہے۔

روزہ افطار میں احتیاط

حدیث نمبر 14

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ (حدیث نمبر 1907)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ انتیس راتوں کا بھی ہوتا ہے اس لئے جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اور جب تک چاند نہ دیکھ لو افطار نہ کرو۔ اور اگر بادل چھایا ہوا ہو تو تیس دن پورے کرو۔

رمضان کیلئے خاص اہتمام

حدیث نمبر 15

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ (حدیث نمبر 1914)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزے نہ رکھے مگر وہ شخص جو اس دن برابر روزہ رکھتا تھا تو وہ اس دن روزہ رکھ لے۔

رمضان کی راتوں میں ازدواجی تعلقات کی اجازت

حدیث نمبر 16

عَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْإِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ لَهَا أَعِنْدَكِ طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا

وَنَزَلَتْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ (حدیث نمبر1915)

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام میں جب کوئی روزہ دار ہوتا اور افطار کا وقت آتا اور افطار سے پہلے سو جاتا تو نہ اس رات کو کھاتا اور نہ دن کو یہاں تک کہ شام ہو جاتی، قیس بن صرمہ انصاری ایک بار روزے سے تھے جب افطار کا وقت آیا تو اپنی بیوی کے پاس آئے اور پوچھا کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ بیوی نے جواب دیا نہیں، لیکن میں جاتی ہوں اور تمہارے لئے ڈھونڈ کر لاتی ہوں اس زمانہ میں یہ مزدوری کرتے تھے چنانچہ ان کی آنکھ پر نیند کا غلبہ ہوا اور سو گئے جب بیوی نے ان کو دیکھا تو کہا تجھ پر افسوس ہے، جب دوسرے دن دوپہر کا وقت آیا تو بیہوش ہو گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا گیا تو یہ آیت اتری کہ روزوں کی رات میں تمہارے لئے اپنی بیویوں سے صحبت کرنا حلال کر دیا گیا، صحابہ اس سے بہت خوش ہوئے اور یہ آیت اتری کھاتے پیتے رہو، جب تک کہ سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے تم پر کھل نہ جائے۔

نوٹ: یہ آیت کتابچے کی ابتداء میں دے دی گئی ہے۔

قرآن کے پہلے مفسر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ہیں

حدیث نمبر17

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ عَمَدْتُ إِلَى عِقَالٍ أَسْوَدَ وَإِلَى عِقَالٍ أَبْيَضَ فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِينُ لِي فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ (حدیث نمبر1916)

ترجمہ: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت، حَتَّى يَتَبَيَّنَ

لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ. نازل ہوئی تو ہم نے سیاہ اور سفید دونوں رنگ کی رسیاں لے کر تکیہ کے نیچے رکھ لیں، میں رات کو دیکھتا رہا لیکن اس کا رنگ ظاہر نہ ہو سکا، صبح کے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور میں نے یہ حال بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس مرادرات کی سیاہی اور صبح کی سفیدی ہے۔

سحری کیلئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان

حدیث نمبر 18

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ (حدیث نمبر 1918)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بلال رات کو اذان دے دیا کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کھاتے پیتے رہو جب تک کہ ابن مکتوم اذان نہ دیں۔ اس لئے کہ ابن مکتوم اس وقت تک اذان نہیں دیتے جب تک فجر طلوع نہ ہو جائے۔

اذان اور سحری میں 50 آیات پڑھنے جتنا ٹائم ہوتا تھا

حدیث نمبر 19

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالسَّحُورِ قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً (حدیث نمبر 1921)

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ نماز کے لئے کھڑے ہوئے۔ انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا اذان اور سحری میں کتنا فصل تھا؟ انہوں نے کہا کہ پچاس آیتیں پڑھنے کے برابر۔

لگاتارروزوں کی ممانعت

حدیث نمبر20

عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَاصَلَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَنَهَاهُمْ قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَظَلُّ أُطْعَمُ وَأُسْقَى (حدیث نمبر1922)

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلسل روزے رکھے تو لوگوں نے بھی پے در پے روزے رکھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تم لوگوں کی طرح نہیں ہوں مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

سحری کھانے میں برکت ہے

حدیث نمبر21

عَنْ أَنَسِ بْنَ مَالِكٍ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً (حدیث نمبر1923)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کھاؤ اس لیے کہ سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

ناپاکی کی حالت میں سحری کھانے کا جواز

حدیث نمبر22

قَالَتْ عَائِشَةُ ﷺ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ حُلْمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ (حدیث نمبر1930)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رمضان میں بغیر احتلام کے یعنی جماع سے نہانے کی ضرورت ہوئی اور صبح ہوتی تو آپ غسل کرتے اور روزہ رکھتے۔

مکمل وضواورنماز سے گناہوں کی بخشش

حدیث نمبر23

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ ﷛ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمَرْفِقِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى الْمَرْفِقِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

(حدیث نمبر1934)

ترجمہ: حضرت عطا بن یزید، جناب حمران سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان ﷛ کو وضو کرتے دیکھا اپنے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی بہایا، پھر کلی کی اور پھر ناک میں پانی ڈالا، پھر اپنا منہ تین بار دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ کہنی تک دھویا۔ پھر اپنا بایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا، پھر فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا جس طرح کہ میں نے کیا ہے۔ پھر فرمایا کہ جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں نماز پڑھے اس حال میں کہ کسی طرح خیال (وسوسہ) اس کے دل میں پیدا نہ ہو تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

روزہ توڑنے کا کفارہ اور نبی کریم ﷺ کے خصوصی اختیارات

حدیث نمبر24

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ

عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا فَقَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ فَقَالَ أَنَا قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ

(حدیث نمبر 1936)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو ہلاک ہو گیا۔ آپ نے دریافت کیا کیا بات ہے؟ اس نے بتایا کہ میں نے اپنی بیوی سے روزہ کی حالت میں جماع کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے تم آزاد کر سکو؟ اس نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم دو مہینے متواتر روزے رکھ سکتے ہو اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کہ کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھوڑی دیر خاموش رہے ہم اس حال میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک تھیلا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں اور عرق سے مراد پیمانہ ہے۔ آپ نے دریافت کیا کہ سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس نے کہا میں ہوں، آپ نے فرمایا اسے لے جا اور خیرات کر دے۔ اس شخص نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اس کو دوں، جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے؟ یا رسول اللہ! مدینہ کے دونوں پتھر یلے میدانوں کے درمیان کوئی ایسا گھر نہیں، جو میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج ہو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے، یہاں تک کہ آپ کے اگلے دانت کھل اٹھے، پھر آپ نے فرمایا اپنے گھر والوں کو کھلا۔

روزہ میں حجامہ کروانے کا جواز

حدیث نمبر 25

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ (حدیث نمبر 1938)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالت احرام میں پچھنے (حجامہ) لگوائے اور روزہ کی حالت میں پچھنے (حجامہ) لگوائے۔

حدیث نمبر 26

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ رَمَى بِيَدِهِ هَا هُنَا ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ (حدیث نمبر 1941)

ترجمہ: ابواسحاق شیبانی، ابن ابی اوفی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے ایک شخص سے آپ نے کہا اترو اور میرے لئے ستو گھول۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابھی سورج باقی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اتر کر میرے لئے ستو گھول، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی تو سورج باقی ہے آپ نے فرمایا کہ اتر کر میرے لئے ستو گھول۔ وہ اترا اور آپ کے لئے ستو گھولے، آپ نے ان کو پی لیا، پھر اپنے دائیں ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ جب تم رات کی تاریکی کو دیکھو کہ یہاں سے شروع ہوئی تو سمجھو کہ روزہ افطار کرنے کا وقت آ گیا۔

سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں صورتوں کا جواز

حدیث نمبر 27

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَأَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ (حدیث نمبر 1943)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ جناب حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ میں سفر میں روزے رکھتا ہوں اور وہ بہت زیادہ روزے رکھتے تھے، آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو روزے رکھے اور اگر تو چاہے تو افطار کر لے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا

حدیث نمبر 28

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنِ رَوَاحَةَ

(حدیث نمبر 1945)

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں روانہ ہوئے، گرمی کا دن تھا۔ آدمی سخت گرمی کے سبب سے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیتا تھا اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی شخص روزہ دار نہیں تھا۔

سفر میں روزہ نہ رکھنے کا جواز

حدیث نمبر 29

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ

فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ (حدیث نمبر1946)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ نے لوگوں کا ایک ہجوم دیکھا اور ایک شخص کو دیکھا جس پر سایہ کیا گیا تھا۔ آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا روزہ دار ہے، آپ نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا اچھی بات نہیں ہے۔

رمضان کے روزوں کی قضا کا کوئی خاص وقت معین نہیں ہے

حدیث نمبر30

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى الشُّغْلُ مِنَ النَّبِيِّ أَوْ بِالنَّبِيِّ ﷺ (حدیث نمبر1950)

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی تھیں کہ مجھ پر رمضان کی قضا باقی ہوتی میں اس کی قضا نہ رکھ سکتی تھی، یہاں تک کہ شعبان کا مہینہ آجاتا۔ یحیی نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مشغول رہنے کے سبب سے انہیں موقع نہ ملتا۔

حدیث نمبر31

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ فَذَلِكَ نُقْصَانُ دِينِهَا (حدیث نمبر1951)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عورت جب حائضہ ہوجاتی ہے تو کیا وہ نماز اور روزہ نہیں رکھتی (یعنی اللہ نے اس کو چھٹی دی ہے) اور (یہی) اس کے دین کی کمی سے ہے۔ (یعنی مرد زیادہ اعمال صالحہ کرتے ہیں)

آفتاب ڈوب جائے تو روزہ کھول دو

حدیث نمبر 32

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَا هُنَا وَغَرَبَتْ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ

(حدیث نمبر 1954)

ترجمہ: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات اس طرف سے آجائے اور دن اس طرف چلا جائے اور آفتاب ڈوب جائے تو روزہ دار کے افطار کا وقت آگیا۔

غروب آفتاب کے بعد افطار میں جلدی

حدیث نمبر 33

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ (حدیث نمبر 1957)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔

جب کسی شخص نے رمضان میں روزہ افطار کرلیا، پھر سورج طلوع ہوگیا تو ایک روزہ رکھے گا

حدیث نمبر 34

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہا قَالَتْ أَفْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ غَيْمٍ ثُمَّ طَلَعَتْ الشَّمْسُ قِيلَ لِهِشَامٍ فَأُمِرُوا بِالْقَضَاءِ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ قَضَاءٍ (حدیث نمبر 1959)

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم لوگوں نے نبی کریم

ﷺ کے زمانہ میں ایک ابرآلود دن میں افطار کیا پھر آفتاب نکل آیا، ہشام سے پوچھا گیا کہ ان لوگوں کو قضا کا حکم دیا گیا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ اس کے سوا کیا چارہ کار ہے۔

روزہ دار بچوں کو کھلونوں سے کھلانا

حدیث نمبر35

عَنْ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ قَالَتْ فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمْ اللُّعْبَةَ مِنْ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ (حدیث نمبر1960)

ترجمہ: حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عاشورہ کی صبح انصار کے گاؤں میں کہلا بھیجا۔جس نے صبح اس حال میں کی ہو کہ روزے سے نہ ہوتو وہ اپنا باقی دن پورا کرے اور جو شخص روزہ دار ہوتو وہ روزہ رکھے۔ربیع کا بیان ہے کہ اسکے بعد ہم لوگ خود روزہ رکھتے اور اپنے بچوں کو روزہ رکھواتے اور ہم ان کے لئے روئی کی گڑیا دیتے یہاں تک کہ افطار کا وقت آجاتا۔

نبی کریم ﷺ کا مزاج مبارک

حدیث نمبر36

عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ (حدیث نمبر1969)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ روزہ رکھتے جاتے یہاں

تک کہ ہم کہتے کہ اب افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے جاتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ اب روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان کے سوا کسی مہینہ پورے روزے رکھے ہوں اور نہ شعبان کے مہینہ سے زیادہ کسی مہینہ میں آپ کو روزہ رکھتے ہوئے دیکھا۔

نبی کریم ﷺ نے رمضان کے علاوہ کبھی پورا ماہ روزے نہیں رکھے

حدیث نمبر 37

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ مَا صَامَ النَّبِيُّ ﷺ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَيَصُومُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يَصُومُ (حدیث نمبر 1971)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی پورا مہینہ سوائے رمضان کے روزے نہیں رکھے۔ آپ روزہ رکھتے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ کہنے والا کہتا بخدا آپ افطار نہیں کریں گے اور آپ افطار کرتے جاتے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا بخدا آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔

مہینے میں تین روزے گویا ساری عمر کے روزے ہیں

حدیث نمبر 38

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَبْدَ اللهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَإِنَّ ذَلِكَ صِيَامُ

الدَّهْرِ كُلِّهِ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ ﷺ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ قُلْتُ وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ ﷺ قَالَ نِصْفَ الدَّهْرِ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبِرَ يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ (حدیث نمبر 1975)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبداللہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو کھڑے ہو جاتے ہو۔ میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو، روزے بھی رکھو، اور افطار بھی کرو۔ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہو تو رات کو سویا بھی کرو، اس لئے کہ تمہارے بدن کا تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے اور تمہارے لئے ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھنا کافی ہے۔ ہر نیکی کے بدلے اس کا دس گنا اجر ملتا ہے تو گویا ساری عمر روزے سے رہا، میں نے اپنے اوپر سختی کرنی چاہی تو سختی کی گئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے اندر اس کی قوت پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کے روزے کی طرح روزے رکھو اس پر زیادتی نہ کرو میں نے پوچھا اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ کیسا ہوتا تھا؟ آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھتے تو دوسرے دن افطار کرتے۔ عبداللہ جب بوڑھے ہو گئے تو کہتے کہ کاش میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رخصت کو قبول کر لیتا۔

روزہ، چاشت کی نماز اور وتر کی اہمیت

حدیث نمبر 39

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيْ الضُّحَى وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ (حدیث نمبر 1981)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین

باتوں کی وصیت فرمائی ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا، چاشت کی دو رکعتیں پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر کی وصیت فرمائی۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت انس کے مال اور اولاد کیلئے برکت کی دعا فرمائی

حدیث نمبر 40

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ قَالَ أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ وَتَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنْ الْبَيْتِ فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي خُوَيْصَّةً قَالَ مَا هِيَ قَالَتْ خَادِمُكَ أَنَسٌ فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِي بِهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ فَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ الْأَنْصَارِ مَالًا وَحَدَّثَتْنِي ابْنَتِي أُمَيْنَةُ أَنَّهُ دُفِنَ لِصُلْبِي مَقْدَمَ حَجَّاجٍ الْبَصْرَةَ بِضْعٌ وَعِشْرُونَ وَمِائَةٌ

(حدیث نمبر 1982)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، وہ آپ کے پاس کھجور اور گھی لے کر آئیں۔ آپ نے فرمایا کہ گھی اور کھجوریں ان کے برتنوں میں رکھو۔ اس لئے کہ میں تو روزہ دار ہوں۔ پھر گھر کے ایک گوشے میں کھڑے ہوئے اور فرض کے سوا یعنی نفل نماز پڑھی۔ ام سلیم اور ان کے گھر والوں کے لئے دعا فرمائی، ام سلیم نے عرض کیا یا رسول اللہ صرف میرے لئے ہی دعا فرمائی؟ آپ نے فرمایا اور کیا؟ ام سلیم نے عرض کیا اپنے خادم انس کے لئے بھی دعا کریں۔ آپ نے دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی نہ چھوڑی جس کی دعا نہ فرمائی ہو، آپ نے فرمایا اے میرے اللہ اس کو مال اور اولاد عطا کر اور اس کو برکت عطا کر، حضرت انس کا بیان ہے کہ

میں انصار میں سب سے زیادہ مال دار ہوں اور مجھ سے میری بیٹی أُمَيْنَةُ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ حجاج کے بصرہ آنے کے وقت تک میری نسل سے ایک سو بیس سے کچھ زیادہ بچے دفن ہو چکے تھے۔

حدیث نمبر 41

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا يَصُومَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ (حدیث نمبر 1985)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے، مگر یہ کہ اس کے ایک دن پہلے یا اس کے بعد ملا کر روزہ رکھے۔ (یہ حکم جمعہ کی مشقت کی وجہ سے ہے جس کی عادت ہو روزوں کی اس کیلئے کوئی حرج نہیں ہے۔)

دونوں عید کے دنوں میں روزہ کی ممانعت

حدیث نمبر 42

عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ فَقَالَ هَذَانِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْيَوْمُ الْآخَرُ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ (حدیث نمبر 1990)

ترجمہ: حضرت ابوعبید (ابن ازہر کے غلام) سے روایت کرتے ہیں کہ میں عید کے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر تھا انہوں نے بیان کیا کہ ان دونوں دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزے رکھنے سے منع فرمایا تھا ایک تو روزہ افطار کرنے کا دن ہے اور دوسرا وہ دن ہے جس میں اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔

نبی کریم نے چار باتوں سے منع فرمایا

حدیث نمبر 43

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ﷺ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَعَنْ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

(حدیث نمبر 1991)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا اور صماء اور ایک کپڑے میں احتباء کرنے۔

نوٹ: صماء سے مراد تہبند اوپر اٹھا کر یوں چلنا ہے جس سے ستر کھل جائے اور احتباء سے مراد ایسے بیٹھنا کہ دونوں گھٹنوں کو ہاتھوں کے حلقہ میں لے لیا جائے۔

عورت کے سفر، نماز اور مسجد سے متعلق احکام

حدیث نمبر 44

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ ﷺ وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ سَمِعْتُ أَرْبَعًا مِنْ النَّبِيِّ ﷺ فَأَعْجَبْنَنِي قَالَ لَا تُسَافِرْ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِي هَذَا

(حدیث نمبر 1995)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سے روایت ہے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی انہوں نے بیان کیا کہ میں نے چار باتیں نبی کریم

ﷺ سے سنیں جو مجھے بہت زیادہ پسند آئیں، آپ نے فرمایا کہ عورت دو دن کا سفر نہ کرے۔ مگر اس حال میں کہ اس کا کوئی رشتہ دار ایسا ساتھ ہو، جس سے نکاح حرام ہے یا اس کا شوہر اس کے ساتھ ہو اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں میں روزہ نہ رکھے۔ اور نہ فجر کے بعد نماز پڑھے، جب تک کہ آفتاب غروب نہ ہو جائے اور تین مسجدوں کے سوا کسی اور مسجد کے لئے سامان سفر نہ باندھے (وہ تین مسجدیں یہ ہیں) مسجد حرام، مسجد اقصیٰ، مسجد نبوی۔

ایامِ تشریق کے روزے

حدیث نمبر 45

عَنْ أَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ (حدیث نمبر 2002)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قریش زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی روزہ رکھتے تھے جب مدینہ آئے تو وہاں خود اس کا روزہ رکھا۔ اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے، تو عاشورہ کے دن روزہ رکھنا چھوڑ دیا۔ جس کی خواہش ہوتی اس دن روزہ رکھتا اور جس کی خواہش نہ ہوتی اس دن روزہ نہ رکھتا۔

نوٹ: ایامِ تشریق کو ایامِ معدودات اور ایامِ منیٰ بھی کہا جاتا ہے، اور یہ گیارہ بارہ اور تیرہ ذوالحجہ کی تاریخ ہیں۔

رمضان میں قیام اللیل (تراویح) کے بارے صحیح بخاری کی احادیث

رمضان میں قیام اللیل گناہوں کی بخشش کا سبب ہے

حدیث نمبر 46

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

(حدیث نمبر 2008)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص جو رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے کھڑا ہو تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

رمضان میں قیام اللیل میں صحابہ کا عمل مبارک

حدیث نمبر 47

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما (حدیث نمبر 2009)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو

شخص رمضان کی راتوں میں ثواب کے لئے ایمان کے ساتھ (عبادت کے لئے) کھڑا ہو،تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ابن شہاب کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا اور حالت یہی رہی، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ابتدائی خلافت کے زمانہ میں یہی حال رہا۔

اچھی بدعت، امام کے ساتھ تراویح

حدیث نمبر 48

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هَؤُلَاءِ عَلَى قَارِءٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَ الْبِدْعَةُ هَذِهِ وَالَّتِي يَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنْ الَّتِي يَقُومُونَ يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ

(حدیث نمبر 2010)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عبدالقاری نے بیان کیا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان کی ایک رات مسجد کی طرف نکلا، وہاں لوگوں کو دیکھا کہ کوئی الگ نماز پڑھ رہا ہے اور کہیں ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے تو اس کے ساتھ کچھ لوگ نماز پڑھتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ ان سب کو ایک قاری پر متفق کروں تو زیادہ بہتر ہوگا پھر اس کا عزم کر کے ان کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع کر دیا۔ پھر میں ان کیساتھ دوسری رات میں نکلا لوگ اپنے قاری کیساتھ نماز پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اچھی

بدعت ہے، اور رات کا وہ حصہ یعنی آخری رات جس میں لوگ سو جاتے ہیں اس سے بہتر ہے جس میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور ابتدائی حصہ میں کھڑے ہوتے تھے۔

رمضان میں قیام اللیل کی ابتداء

حدیث نمبر 49

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّى فَصَلَّوْا مَعَهُ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنْ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ فَلَمَّا كَانَتْ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَلَكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ (حدیث نمبر 2012)

ترجمہ: حضرت ابن شہاب نے عروہ سے ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک درمیانی رات میں (رمضان کی) نکلے۔ آپ نے مسجد میں نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح کو لوگوں نے اس کا ایک دوسرے پر چرچا کیا۔ دوسرے دن اس سے زیادہ لوگ جمع ہوئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی پھر صبح ہوئی تو اس کو لوگوں نے ایک دوسرے سے بیان کیا۔ تیسری رات میں اس سے زیادہ آدمی جمع ہوئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے۔ آپ نے نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، جب چوتھی رات آئی تو مسجد میں لوگوں کا اس میں سمانا دشوار ہو گیا

لیکن آپ صبح کی نماز کے لئے نکلے جب صبح کی نماز ادا کی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا! امابعد، مجھ سے تم لوگوں کی موجودگی پوشیدہ نہیں تھی، لیکن مجھے خوف ہوا کہ کہیں تم پر فرض نہ ہوجائے، اور تم اس کے ادا کرنے سے عاجز آجاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اور حالت یہی رہی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رمضان اور غیر رمضان میں رات کو قیام کرنا

حدیث نمبر 50

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِی غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّیْ اَرْبَعًا، فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّیْ اَرْبَعًا، فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّیْ ثَلَاثًا. قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ؟ فَقَالَ يَاعَائِشَةُ، اِنَّ عَيْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِیْ. (حدیث 2013)

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان میں کس طرح نماز پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رمضان ہو یا غیر رمضان، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، آپ چار رکعت پڑھتے، تم ان کے حسن اور طول کے متعلق نہ پوچھو، پھر آپ چار رکعت پڑھتے تم ان کے حسن اور طول کو نہ پوچھو، پھر آپ تین رکعت پڑھتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

نوٹ: احناف تراویح کی نماز میں حضرت ابن عباس کی روایت پہ عمل کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان میں بیس رکعت اور وتر پڑھتے تھے۔(مصنف ابن ابی شیبہ،حدیث نمبر 7774،مجلس علمی،بیروت)

بیس رکعت تراویح کے بارے میں مزید متعدد روایات بھی موجود ہیں اہل علم ان کی طرف رجوع فرمائیں۔

تراویح کے بارے میں جتنی روایات بھی ہیں ان سب کو دیکھنے کے بعد زیادہ احتیاط بیس رکعت تراویح پڑھنے میں ہے۔

صحیح بخاری میں لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان

اس باب میں لیلۃ القدر کی فضیلت بیان کی گئی ہے،لیلۃ القدر کا معنی ہے: وہ رات جس میں اللہ تعالیٰ ایک سال کے معاملات کا فیصلہ فرماتا ہے،قدر کا معنی قدر و منزلت اور شرف بھی ہے یعنی یہ رات بہت شرف والی ہے،اس کا معنی یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس رات میں قدر و منزلت اور عزت اور شرف والی کتاب نازل فرمائی ہے یا اس رات میں اللہ تعالیٰ بہت مکرم اور قدر والے فرشتے نازل فرماتا ہے یا اس رات میں اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندوں کے لیے رحمت کو مقدر فرمادیتا ہے۔

اور یہاں پر معنی یہ ہے کہ اس رات اس قدر زیادہ فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ زمین ان سے تنگ ہوجاتی ہے اور قدر کا معنی قضاء و قدر اور تقدیر کے معاملات بھی ہیں کیونکہ اس رات میں سال بھر میں ہونے والے امور کے احکام فرشتوں کے سپرد کردیئے جاتے ہیں، قرآن مجید میں ہے:

فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ (الدخان:۴)

ترجمہ: اس رات میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

قدر کا معنی تنگی بھی ہے، جیسے قرآن مجید میں ہے:

وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ (الطلاق:۷)

ترجمہ: اور جس پر اس کا رزق تنگ کر دیا گیا ہو۔

لیلۃ القدر کا آخری سات راتوں میں ہونے کا بیان

حدیث نمبر 51

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ (حدیث نمبر 2015)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے چند لوگوں کو شب قدر خواب میں آخری سات راتوں میں دکھلائی گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں میں متفق ہو گئے ہیں، اس لئے جو شخص اس کا تلاش کرنے والا ہے اس کو آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

لیلۃ القدر کا آخری طاق راتوں میں ہونے کا بیان

حدیث نمبر 52

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَكَانَ لِي صَدِيقًا فَقَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا وَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا أَوْ نُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوَتْرِ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَجَائَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ

النَّخْلِ وَأُقِيمَتْ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ (حدیث نمبر2016)

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ جو میرے دوست تھے۔ ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا، آپ بیس کی صبح کو باہر نکلے اور ہم لوگوں کو خطبہ سنایا فرمایا کہ مجھے شب قدر دکھائی گئی پھر میں اسے بھول گیا یا یہ فرمایا کہ میں بھلا دیا گیا۔ اس لئے اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں، اسلئے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا ہے واپس ہو جائے اور آسمان میں بدلی کا کوئی ٹکڑا بھی ہم کو نظر نہیں آ رہا تھا کہ بادل کا ایک ٹکڑا نمودار ہوا اور بارش ہونے لگی، یہاں تک کہ مسجد کی چھت سے پانی بہنے لگا۔ جو کھجور کی ٹہنیوں سے بنی ہوئی تھی اور نماز پڑھی گئی، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانی اور کیچڑ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپکی پیشانی میں مجھے کیچڑ کا اثر دکھائی دیا۔

لیلۃ القدر کا آخری عشرے میں ہونے کا بیان

حدیث نمبر53

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنْ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ (حدیث نمبر2017)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

فتنے کی وجہ سے خیر اٹھ جاتی ہے

حدیث نمبر54

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ

الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ

(حدیث نمبر 2023)

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے تاکہ ہمیں شب قدر کے بارے بتائیں (کہ کس رات میں ہے) دو مسلمان آپس میں جھگڑنے لگے۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس لئے نکلا تھا کہ تمہیں شب قدر کے بارے میں بتاؤں لیکن فلاں فلاں شخص جھگڑنے لگے اس لیے اس کا علم مجھ سے اٹھا لیا گیا اور ممکن ہے کہ اس میں تمہاری بہتری ہو، اس لیے اس کو آخری عشرے کی نویں، ساتویں اور پانچویں راتوں میں تلاش کرو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں خوب محنت فرماتے

حدیث نمبر 55

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ (حدیث نمبر 2024)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب آخری عشرہ آجاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا تہہ بند مضبوط باندھتے (بہت زیادہ مستعد ہو جاتے) رات کو خود جاگتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے۔

اعتکاف کا بیان

اعتکاف کا لغوی معنی

اعتکاف کا لغت میں معنی ہے: کسی چیز پر قیام کو لازم رکھنا، اسی وجہ سے جو شخص اپنے آپ کو مسجد میں لازم رکھے، اس کو "عاکف" اور "معتکف" کہتے ہیں۔

علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ اعتکاف صرف مساجد میں ہوتا ہے کیونکہ قرآن مجید میں ہے:

وَاَنۡتُمۡ عَاكِفُوۡنَ فِي الۡمَسَاجِدِ (البقرہ:۱۸۷)

ترجمہ: اور تم مسجدوں میں معتکف ہو۔

آخری عشرہ میں حضور کے اعتکاف کا بیان

حدیث نمبر 56

عَنۡ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوۡجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعۡتَكِفُ الۡعَشۡرَ الۡأَوَاخِرَ مِنۡ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ ثُمَّ اعۡتَكَفَ أَزۡوَاجُهُ مِنۡ بَعۡدِهِ (حدیث نمبر 2026)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو اٹھا لیا پھر آپ کے بعد آپ کی بیویاں بھی اعتکاف کرتی تھیں۔

اعتکاف کی نذر ماننے کا بیان

حدیث نمبر 57

عَنْ ابْنِ عُمَرَ ؓ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ (حدیث نمبر 2032)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ میں نے جاہلیت کے زمانہ میں نذر مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا، آپ نے فرمایا کہ اپنی نذر کو پورا کرو۔

اعتکاف میں خیمہ لگانے کا بیان

حدیث نمبر 58

عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهُ فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ تَضْرِبَ خِبَاءً فَأَذِنَتْ لَهَا فَضَرَبَتْ خِبَاءً فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَاءً آخَرَ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ رَأَى الْأَخْبِيَةَ فَقَالَ مَا هَذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَالْبِرَّ تُرَوْنَ بِهِنَّ فَتَرَكَ الِاعْتِكَافَ ذَلِكَ الشَّهْرَ ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ (حدیث نمبر 2033)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے، میں آپ کے لئے ایک خیمہ نصب کر دیتی تھی، آپ فجر کی نماز پڑھ کر اس میں داخل ہوتے، پھر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خیمہ نصب کرنے کی اجازت مانگی، انہوں نے اجازت دیدی تو جانب حفصہ نے بھی ایک خیمہ

نصب کیا، جب زینب بن جحش نے دیکھا تو انہوں نے بھی ایک دوسرا خیمہ نصب کیا۔ جب صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند خیمے دیکھے آپ نے فرمایا کہ یہ خیمے کیسے ہیں؟ آپ سے واقعہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا کیا تم ان میں نیکی سمجھتے ہو، چنانچہ آپ نے اس مہینہ میں اعتکاف چھوڑ دیا، پھر شوال کے ایک عشرہ میں اعتکاف کیا۔

معتکف کا اپنے اہل وعیال سے ملنا

حدیث نمبر 59

عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رضی اللہ عنہما أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَائَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ رَجُلَانِ مِنْ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنْ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا (حدیث نمبر 2035)

ترجمہ: زہری، علی بن حسین رضی اللہ عنہما، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ملاقات کی غرض سے آئیں، اس وقت آپ مسجد میں رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف میں تھے، آپ کے نزدیک تھوڑی دیر گفتگو کی، پھر چلنے کو کھڑی ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کے ساتھ کھڑے ہوئے، تاکہ ان کو دروازے تک پہنچا دیں یہاں تک کہ باب ام سلمہ کے پاس مسجد کے دروازے تک

پہنچیں، دو انصاری مرد گزرے ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم دونوں ٹھہرو، یہ صفیہ بنت حیی (میری بیوی) ہے۔ دونوں نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ! آپ کے متعلق کوئی بدگمانی ہو سکتی ہے؟ ان دونوں پر نبی کریم ﷺ کا یہ فرمانا شاق گزرا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شیطان خون کی طرح انسان کے جسم میں پھرتا ہے اور مجھے خوف ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دلوں میں بدگمانی پیدا نہ کرے۔

نبی کریم کے بیس دن کے اعتکاف کا بیان

حدیث نمبر 60

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانٍ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا (حدیث نمبر 2044)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کرتے تھے، جب وہ سال آیا جس میں آپ کی وفات ہوئی تو بیس دن اعتکاف کیا۔

ساتواں کشفِ حجاب

روزے کے بیان میں

حضور سیدی گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن، احادیث مبارکہ اور صوفیاء کے افکار اور اقوال کی روشنی میں روزہ، اس کی اقسام اور انسانی زندگی پر اس کے اثرات کو واضح فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ سے روزے کے بیان کا آغاز کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ (۲:۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ (صحیح بخاری)

روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا یا میں اس کی جزا ہوں گا۔

اس لیے کہ روزہ باطنی عبادت ہے کہ جس کا ظاہر سے کوئی تعلق نہیں اور کسی دوسرے کو یہ معلوم ہی نہیں ہوسکتا کہ یہ روزہ دار ہے۔ اس بنا پر اس کی جزا بھی بے حد وحساب ہے۔

علماء فرماتے ہیں کہ دخول جنت تو رحمت کے طفیل میں ہوگا اور وہاں درجات عبادت کے صدقہ میں اور ہمیشہ رہنا روزے دار کے لئے ہوگا۔ کیونکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے، میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

اَلصَّوْمُ نِصْفُ الطَّرِيْقَةِ (روزہ آدھی طریق ہے۔)

بکثرت مشائخ کو دیکھا ہے کہ وہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور بعض مشائخ کو دیکھا کہ وہ صرف ماہ رمضان المبارک کے روزہ رکھتے تھے۔ ان کا یہ عمل اس لئے تھا کہ رمضان کے روزے سے ثواب حاصل ہو اور ماسویٰ دنوں میں روزہ رکھ کر ریاکاری سے محفوظ رہیں۔ میں نے ایسے مشائخ کو بھی دیکھا ہے جن کو روزہ دار ہوتے ہوئے بھی کوئی نہ جانتا تھا کہ وہ روزے سے ہیں۔ اگر کوئی کھانا سامنے لے آتا تو کھا بھی لیتے (اور نفل روزہ افطار کر لیتے تا کہ روزہ دار ہونا معلوم نہ ہو) یہ طریق سنت کے زیادہ موافق ہے، کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ایک دن ان کے یہاں تشریف لائے تو دونوں نے عرض کیا:

إِنَّا خَبَزْنَا لَكَ حِيْسًا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَمَا اَنِّیْ كُنْتُ اُرِيْدُ الصَّوْمَ وَلٰكِنْ قَرِّبَنِيْهِ سَاَصُوْمُ يَوْمَ مَكَانِهٖ (صحیح بخاری)

یا رسول اللہ! ہم نے آپ کے لئے گوشت رکھا ہے۔ حضور نے فرمایا: میں نے تو آج روزے کا ارادہ کیا تھا، لیکن لاؤ میں اس کے بدلے کل روزہ رکھ لوں گا۔

میں نے احادیث میں دیکھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایام بیض یعنی چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخوں میں اور محرم کے دس دنوں میں روزے رکھا کرتے اور ماہ رمضان اور شعبان میں بھی روزے رکھتے تھے، حدیث میں یہ بھی وارد ہوا ہے کہ آپ داؤدی روزے رکھا کرتے اور اسے خیر الصیام فرمایا کرتے تھے۔ داؤدی روزہ یہ ہے کہ ایک دن روزہ رکھے اور دوسرے دن افطار کرے۔

مخلوق کی متابعت کی ممانعت

ایک مرتبہ میں شیخ احمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس میں گیا تو ایک طباق حلوے کا ان کے پاس رکھا ہوا تھا اور وہ اس سے تناول کر رہے تھے، مجھے اشارہ کر کے فرمایا: کھاؤ۔ میں نے

بچپن کی عادت کے مطابق کہہ دیا کہ میں روزے سے ہوں، فرمایا: کیوں روزہ رکھتے ہو؟ میں نے کہا: فلاں بزرگ کی موافقت میں روزے رکھتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ بات درست نہیں ہے کہ کسی مخلوق کی کوئی مخلوق متابعت کرے میں نے ارادہ کیا کہ روزہ افطار کر لوں۔ انہوں نے فرمایا: جب تم نے فلاں بزرگ کی متابعت ترک کرنے کا ارادہ کا ہے تو اب میری بھی موافقت نہ کرو۔ کیونکہ میں بھی ایک مخلوق ہوں۔

روزے کی حقیقت

روزے کی حقیقت رکنا ہے اور پوری طریقت اس میں پنہاں ہے، روزے میں ادنی درجہ، بھوکے رہنا ہے کیونکہ "اَلْجُوْعُ طَعَامُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ" بھوکا رہنا زمین پر خدا کا طعام ہے۔ بھوکے رہنے کو شریعت اور عقل دونوں پسند کرتے ہیں۔

روزے کی شرائط

ہر مسلمان، عاقل، بالغ، تندرست و مقیم پر صرف ایک ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں جو رمضان کا چاند دیکھنے سے شوال کا چاند دیکھنے تک ہیں۔ ہر روزے کے لئے نیت درست اور ادائیگی میں صدق و اخلاق ہونا چاہیے۔

رکے رہنے کے شرائط بہت ہیں۔ مثلاً معدے کو کھانے سے روکے رکھنا اور آنکھ کو شہوانی نظر، کان کو غیبت سننے، زبان کو بے ہودہ اور فتنہ انگیز باتیں کرنے اور جسم کو دنیاوی اور مخالفت حکم الٰہی سے روکے رکھنا روزہ ہے۔ جب بندہ ان تمام شرائط کی پیروی کرے گا تب وہ حقیقتاً روزے دار ہوگا۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب کوئی روزہ رکھے تو اپنے کان، آنکھ، زبان، ہاتھ اور جسم کے ہر عضو کا روزہ رکھے بہت سے روزے دار ایسے ہیں جن کا روزہ کچھ فائدہ مند نہیں ہوتا بجز اس کے کہ وہ بھوکے اور پیاسے رہے ہیں۔

روزہ مجاہدہ نفس ہے

حضور سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "احبس حواسك" اپنے حواس کو قابو میں رکھو۔ یہ مکمل مجاہدہ ہے۔ اس لئے کہ تمام علوم کا حصول انہی پانچ دروازوں سے ہوتا ہے۔ (۱) دیکھنے سے (۲) سونگھنے سے (۳) چکھنے سے (۴) سننے سے اور (۵) چھونے سے۔ یہ پانچوں حواس علم وعقل کے سپہ سالار ہیں۔ اول چار کے لئے تو ایک مخصوص جگہ ہے لیکن پانچواں تمام بدن کے حصہ میں پھیلا ہوا ہے۔ آنکھ جو دیکھنے کی جگہ ہے وہ رنگ و بشر کو دیکھتی ہے اور کان جو سننے کی جگہ ہے وہ خبر اور آوازوں کو سنتے ہیں اور زبان، ذائقہ اور چکھنے کا مقام ہے اور مزہ اور بے مزہ کو پہچانتی ہے۔ ناک سونگھنے کا مقام ہے جو خوشبو و بدبو کا ادراک کرتی ہے اور لمس یعنی چھونے کے لئے کوئی مقام خاص نہیں ہے، بلکہ تمام جسم میں اس کا ادراک پھیلا ہوا ہے انسان کے تمام اعضاء میں نرمی و گرمی، سختی و سردی کا احساس ہوتا ہے۔ کوئی علم ایسا نہیں ہے جسے انسان معلوم کرنا چاہے مگر وہ انہیں پانچ دروازوں سے ہی حاصل کرتا ہے۔ بجز بدیہی (واضح) باتوں اور حق تعالیٰ کے الہام کے کیونکہ نہ ان میں آفت جائز ہے اور نہ ان کے لئے پانچوں حواسوں کی ضرورت ہے، ان پانچوں حواس کے لئے صفائی اور کدورت دونوں صفتیں ہیں۔ جس طرح علم وعقل اور روح کے لئے قدرت اور دخل ہے اسی طرح نفس وہوا کے لئے بھی ہے۔ کیونکہ یہ طاعت ومعصیت اور سعادت وشقاوت کے درمیان سبب آلہ مشترک ہے۔

حواس خمسہ کی اطاعت الٰہی

چنانچہ حق تعالیٰ کی ولایت واختیار سمع وبصر میں یہ ہے کہ وہ سچی بات سنے اور دیکھے اس طرح نفس وہوا کی ولایت واختیار یہ ہے کہ وہ جھوٹی بات سننے اور شہوانی نظر سے دیکھنے کی خواستگار رہے اور ذائقہ وشامہ میں ولایت حق یہ ہے کہ وہ حق الٰہی کی موافقت اور سنت

مصطفوی ﷺ کی متابعت میں کارفرما ہو۔ اس طرح نفس، فرمان حق کی مخالفت اور شریعت سے منافرت کا طلب گار رہے۔اس لئے روزے دار کولازم ہے کہ اپنے حواسوں کو قابو میں رکھے تاکہ مخالفت کے مقابلہ میں موافقت کا ظہور ہواور وہ صحیح معنی میں روزے دار ہو۔ورنہ کھانے پینے کا روزہ تو بچے بھی رکھ لیتے ہیں۔اور بوڑھی عورتیں بھی رکھتی ہیں حالانکہ روزہ کا حقیقی مقصد نفسانی خواہش اور دنیاوی کھیل کود سے بچنا ہے۔ کیونکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔"وَمَا جَعَلْنَا هُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ" (۸:۲۱) کیا ہم نے پیغمبروں کے جسموں کو ایسا نہیں بنایا کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور فرمایا: "اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا" (۱۱۵:۲۳) کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار پیدا کیا۔مطلب یہ ہے کہ ہم نے ہر طبیعت کو کھانے کا حاجتمند بنایا اور ہر مخلوق کے لئے اس کی خاطر حیلہ بہانا پیدا فرمایا، لہٰذا رکنا تو کھیل کود اور حرام چیزوں سے چاہیے نہ کہ حلال چیزوں کے کھانے سے۔

فرض اور نفلی روزہ

حضور سیدی گنج بخش فرماتے ہیں مجھے حیرت تو اس شخص پر ہوتی ہے جو کہتا ہے کہ میں نفلی روزہ رکھتا ہوں حالانکہ وہ فرائض کی ادائیگی سے غافل ہے چونکہ معصیت نہ کرنا فرض ہے اور نفلی روزہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کے ساتھ متصل اور ملحق ہے۔"فَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ قَسْوَةِ الْقَلْبِ" لہٰذا جو شخص معصیت سے بچتا ہے وہ ہر حالت میں روزے دار ہے۔

ارباب علم بیان کرتے ہیں کہ حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ جس روز پیدا ہوئے تو وہ روزے سے تھے اور جس دن دنیا سے رحلت فرمائی اس دن بھی روزے دار تھے۔کسی نے پوچھا: یہ کس طرح؟ بیان کیا کہ ان کی پیدائش کا وقت بھی صبح صادق تھا اور شام تک انہوں نے دودھ نہ پیا اور جب وہ دنیا سے رخصت ہوئے تو وہ روزے کی حالت میں تھے، یہ بات ابوطلحہ مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائی۔

صوم وصال کا مسئلہ

صوم وصال یعنی مسلسل اور پے در پے روزے رکھنے کے بارے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ممانعت مروی ہے کیونکہ آپ نے جب صوم وصال رکھا تو صحابہ کرام نے بھی آپ کی موافقت میں روزے رکھنے شروع کر دیئے حضور نے ان سے فرمایا: تم صوم وصال نہ رکھو کیونکہ

"اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدِ کُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِی"

ترجمہ: میں تم میں سے کسی کی مانند نہیں ہوں کیونکہ میں اپنے رب کے حضور رات گزارتا ہوں، وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب ادب، حدیث:1922)

ارباب مجاہدہ فرماتے ہیں کہ آپ کی یہ ممانعت شفقت ومہربانی کے لئے ہے نہ کہ نہی وممانعت یا حرام بنانے کے لئے، ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ صوم وصال سنت قولی کے خلاف ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وصال بذات خود ممکن ومحال ہے اس لئے کہ دن گزر جائے تو رات میں روزہ نہیں ہوتا اور رات کو روزے سے ملائے تو بھی وصال نہیں ہوتا۔

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کا روزہ

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کی بابت منقول ہے کہ ہر پندرہ دن کے بعد ایک مرتبہ کھانا کھاتے اور جب ماہ رمضان آتا تو عیدالفطر تک کچھ نہ کھاتے اس کے باوجود روزانہ رات میں چار سو رکعات نمازیں پڑھا کرتے تھے، یہ حال، انسان کی امکانی طاقت سے باہر ہے۔ بجز مشرب الٰہی کے ایسا ہو نہیں سکتا ہے اسی کی تائید سے ممکن ہے اور وہی تائید الٰہی اس کی غذا بن جاتی ہے، کسی کے لئے دنیاوی نعمت غذا ہوتی ہے اور کسی کے لئے تائید الٰہی غذا۔

حضرت شیخ ابونصر سراج رحمۃ اللہ علیہ کا روزہ

حضرت شیخ ابونصر سراج رحمۃ اللہ علیہ جن کو "طاوس الفقرا" اور "صاحب لمع" کہا جاتا ہے جب ماہ رمضان آیا تو بغداد پہنچے اور مسجد شعر نیزیہ میں اقامت فرمائی تو ان کو علیحدہ حجرہ دے دیا گیا اور درویشوں کی امامت ان کے سپرد کر دی گئی، چنانچہ عید تک انہوں نے حجرے میں آ کر انہیں دے جاتا جب عید کا دن آیا اور وہ نماز پڑھ کر چلے گئے تو خادم نے حجرے میں نظر ڈالی تو تیسوں روٹیاں یونہی اپنی جگہ پر موجود تھیں۔

حضرت علی بن بکار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حفص مصیصی کو میں نے دیکھا کہ وہ ماہ رمضان میں پندرہ دن کے علاوہ کچھ نہ کھاتے تھے۔

حضرت ابرہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کی بابت مروی ہے کہ وہ ماہ رمضان میں اول سے آخر تک کچھ نہ کھاتے تھے، حالانکہ شدید گرمی کا زمانہ تھا اور روزانہ گندم کی مزدوری کو جایا کرتے تھے۔ جتنی مزدوری ملتی تھی وہ سب درویشوں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے اور رات بھر عبادت کرتے تھے، نمازیں پڑھتے یہاں تک کہ دن نکل آتا تھا وہ لوگوں کے ساتھ ان کی نظروں کے سامنے رہتے تھے، لوگ دیکھا کرتے تھے کہ وہ نہ کچھ کھاتے ہیں اور نہ پیتے ہیں، رات کو سوتے بھی نہیں۔

حضرت شیخ ابوعبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ کی بابت منقول ہے کہ جب وہ دنیا سے رخصت ہوئے تو انہوں نے مسلسل چالیس چلے کاٹے تھے۔

میں نے جنگل میں ایک بوڑھے کو دیکھا جو ہمیشہ ہر سال دو چلے کاٹتا تھا اور جب حضرت ابومحمد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ دنیا سے رخصت ہوئے تو میں ان کے پاس موجود تھا، انہوں نے اَسّی (۸۰) دن تک کچھ نہیں کھایا تھا اور کوئی نماز بغیر جماعت کے نہیں پڑھی تھی، متاخرین کے ایک درویش نے اَسی دن رات کچھ نہ کھایا اور نہ کوئی نماز بغیر جماعت کے پڑھی۔

مرو کی بستی میں دو بزرگ تھے، ایک کا نام مسعود اور دوسرے کا نام شیخ بوعلی سیاہ تھا۔

لوگ بیان کرتے ہیں کہ شیخ مسعود نے دوسرے بزرگ کو پیغام بھیجا کہ یہ دعوے کب تک رہیں گے، آؤ ہم چالیس دن ایک جگہ بیٹھیں اور کچھ نہ کھائیں، انہوں نے جواب میں کہلوایا آؤ ہم روزانہ تین مرتبہ کھائیں اور چالیس دن تک وضو سے رہیں۔

یہ مسئلہ اپنی جگہ دشوار ہے جاہل لوگ اس سے تعلق رکھ کر کہتے ہیں کہ صوم وصال جائز ہے اور اطبا اس کا سرے سے انکار کرتے ہیں اب میں اس کی مکمل وضاحت کرتا ہوں تا کہ یہ شبہات رفع ہوجائیں اور اس کی حقیقت واضح ہوجائے۔

صوم وصال کی وضاحت

صوم وصال رکھنا بغیر اس کے کہ کسی فرمان الٰہی میں خلل واقع ہو کرامت ہے اور کرامت کا محل خاص ہوتا ہے نہ کہ عام۔ پھر جس کا حکم عام نہ ہو وہ معاملہ ہر جگہ درست نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگر کرامت کا اظہار عام ہوتا تو ایمان جبری ہوتا۔ اور عارفوں کے لئے معرفت میں ثواب نہ ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ صاحب معجزہ تھے تو آپ سے صوم وصال (بطور معجزہ) ظاہر ہوا اور اہل کرامت کے لئے کرامت کا اظہار ولایت کی نشانی ہے اور کرامت کو چھپانا شرط ہے جس طرح معجزے کے لئے اظہار شرط ہے یہ فرق معجزہ اور کرامت کے درمیان واضح ہے، لہٰذا ہدایت یافتہ کے لئے اتنی ہی وضاحت کافی ہے۔

چلہ کشی کی اصل

مشائخ طریقت کی چلہ کشی کی اصل، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حال سے متعلق ہے کیونکہ انہوں نے بوقت مکالمہ پہلے چلہ کشی کی اور یہ صحیح ہے کہ مشائخ جب چاہتے ہیں کہ باطن میں اللہ رب العزت سے ہم کلام ہوں تو وہ چالیس روز بھوکے رہتے ہیں اور جب تیس دن گزر جاتے ہیں تو مسواک کرتے ہیں اس کے بعد دس روز مزید گزارتے ہیں۔ بلا شک و شبہ اللہ تعالیٰ ان کے باطن کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے اس لئے انبیاء علیہم السلام کے لئے جو کچھ ظاہر طور پر جائز ہوتا ہے وہ سب اولیاء پر باطنی طور پر جائز ہوتا ہے، لہٰذا حق تعالیٰ کے کلام کی

ساعت، جب تک طبیعت اپنے حال پر ہے جائز نہیں ہوتی۔ اس لئے چاروں طبائع کو چالیس دن تک کھانا پینا ترک کر کے مغلوب کرتے ہیں تا کہ لطائف روح اور محبت کی صفائی کے لئے کامل ولایت حاصل ہو جائے، اسی موافقت میں بھوکے رہنے اور اس کی حقیقت کے بیان میں کچھ وضاحت پیش کرتا ہوں۔ وباللّٰہ التوفیق

فاقہ کشی اور اس کے متعلقات کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ (۲:۱۵۵)

ترجمہ: ضرور بالضرور ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک اور مال و جان اور پھلوں کی کمی سے آزمائیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

بَطْنٌ جَائِعٌ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ سَبْعِيْنَ عَابِدٍ عَاقِلٍ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھوکے کا شکم ستر عاقل عابدوں سے زیادہ محبوب ہے۔

واضح رہنا چاہیے کہ بھوکا رہنا، تمام امتوں اور ملتوں کے نزدیک قابل تعریف ہے اور بزرگی کی علامت ہے کیونکہ ظاہری لحاظ سے بھوکے کا دل زیادہ تیز اور اس کی طبیعت زیادہ پاکیزہ اور تندرست ہوتی ہے خاص کر وہ شخص جو زیادہ پانی تک نہ پئے اور مجاہدے کے ذریعہ تزکیہ نفس کرے "لِاَنَّ الْجُوْعَ لِلنَّفْسِ خُضُوْعٌ وَلِلْقَلْبِ خُشُوْعٌ" اس لئے کہ بھوکے کا جسم متواضع اور دل خشوع والا ہوتا ہے۔ کیونکہ بھوک نفسانی قوت کو فنا کر دیتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رشاد ہے:

اَجِيْعُوْا بُطُوْنَكُمْ وَاَظْمَئُوْا اَكْبَادَ كُمْ وَاَعَرُّوْا اَجْسَادَكُمْ لَعَلَّ قُلُوْبَكُمْ تَرَى اللّٰهُ عَيَانًا فِي الدُّنْيَا

ترجمہ: تم اپنے شکموں کو بھوکا، اپنے جگروں کو پیاسا اور اپنے جسموں کو غیر آراستہ رکھو تا کہ تمہارے دل اللہ تعالیٰ کو دنیا میں ظاہر طور پر دیکھ سکیں۔

فاقہ کشی کے مقاصد واثرات

اگر چہ بھوک جسم کے لئے بلا ہے مگر دل کے لئے جلا ہے اور اپنے جسموں کو غیر آراستہ رکھنا باطن کے لئے بقا ہے۔ جب باطن بقا سے ہمکنار ہو کر جسم مصفا ہو جائے اور دل پر نور ہو تو کیا نقصان؟ شکم سیر ہو کر کھانے میں کوئی بلا نہیں ہے، اگر اس میں بلا ہوتی تو جانور شکم سیر ہو کر نہ کھاتے۔ معلوم ہوا کہ شکم سیر ہو کر کھانا جانوروں کا کھانا ہے اور بھوکا رہنا جانوں کا علاج اور یہ کہ بھوک میں باطن کی تعمیر اور شکم سیری میں پیٹ کی تعمیر ہے۔ جو شخص باطن کی تعمیر میں کوشاں رہتا ہے وہ حق تعالیٰ کے لئے خاص ہوتا ہے اور علائق دنیا سے یکسو ہو جاتا ہے بھلا وہ شخص، اس شخص کے کیسے برابر ہو سکتا ہے جس کی زندگی بدن کی تعمیر اور جسم وخواہش کی خدمت میں گزرتی ہو، ایک کے لئے ساری دنیا کھانے کے لئے چاہیے اور دوسرے کے لئے کھانا عبادت کے لئے دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔

كَانَ الْمُتَقَدِّمُوْنَ يَأْكُلُوْنَ لِيَعِيْشُوْا وَاَنْتُمْ تَعِيْشُوْنَ لِتَأْكُلُوْا

متقدمین کھاتے تھے تا کہ زندہ رہیں اور تم زندہ رہتے ہو کہ خوب کھاؤ۔

اَلْجُوْعُ طَعَامُ الصِّدِّيْقِيْنَ وَمَسْلَكُ الْمُرِيْدِيْنَ وَقَيْدُ الشَّيَاطِيْنَ

بھوکا رہنا صدیقوں کی غزا، مریدوں کا مسلک اور شیاطین کی قید ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر کے تحت حضرت آدم علیہ السلام کا جنت سے دنیا میں تشریف لانا اور قرب الٰہی سے ان کا دور ہونا ایک لقمہ ہی کی وجہ سے تھا۔

فاقہ کشی کی حقیقت

جو شخص بھوک سے بے قرار ہو در حقیقت وہ بھوکا نہیں ہے اس لئے کہ کھانے والے

کی طلب غذا کے ساتھ ہے، لہٰذا جس کا درجہ بھوک ہے وہ غذا کے نہ پانے کی وجہ سے ہے نہ کہ غذا کو چھوڑنے کی وجہ سے اور جو شخص کھانا موجود ہوتے ہوئے نہ کھائے اور بھوک کی تکلیف اٹھائے درحقیقت وہی بھوکا ہے اور شیطان کی قید اور نفسانی خواہش کی بندش بھوک رہنے ہی میں ہے۔

حضرت کتانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

مِنْ حُكْمِ الْمُرِيْدِ اَن يَّكُوْنَ فِيْهِ ثَلٰثَةُ اَشْيَاءَ نَوْمُهٗ غَلَبَةً وَكَلَامُهٗ ضَرُوْرَةً وَّاَكْلُهٗ فَاقَةً

مرید کی شرط یہ ہے کہ اس میں تین چیزیں موجود ہوں ایک یہ کہ اس کا سونا غلبہ کے وقت ہو دوسرے یہ کہ اس کا کلام ضرورت کے وقت ہو تیسرے یہ کہ اس کا کھانا فاقہ کے وقت ہو۔

بعض مشائخ کے نزدیک کم از کم فاقہ دو دن اور دو راتوں کا ہونا چاہیے اور بعض کے نزدیک تین شبانہ روز اور بعض کے نزدیک ایک ہفتہ اور بعض کے نزدیک ایک چلہ کا ہوتا ہے اس لئے کہ محققین کے نزدیک سچی بھوک ہر چالیس شبانہ روز کے بعد ایک مرتبہ ہوتی ہے اور یہ زندگی کے لئے ضروری ہے اس دوران جو بے چینی و بے قراری ظاہر ہوتی ہے وہ طبیعت کی شرارت اور اس کا گھمنڈ ہے اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے کیونکہ اہل معرفت کی رگیں، سراسر اَسرار الٰہی ہوتی ہیں اور ان کے قلوب حق تعالیٰ کی نظر کرم کی طرف ہوتے ہیں ان کے سینوں میں دلوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور عقل وہوا، بارگاہ الٰہی میں پژمردہ ہو چکی ہوتی ہیں۔ روح عقل کی مدد کرتی ہے اور نفس ہوا کی۔ جن کی طبیعتیں کثرت غذا سے پرورش پاتی ہیں ان کا نفس قوی ہوتا ہے اور خواہش بڑھتی ہے اور اعضا میں اس کا غلبہ زیادہ پھیلتا ہے اور اس پھیلاؤ سے ہر رگ میں مختلف قسم کے حجابات نمودار ہوتے ہیں۔ جب غذا کا طلب گار، نفس سے ہاتھ کھینچتا ہے تو نفس بہت کمزور ہو جاتا ہے اور عقل

زیادہ قوی ہو جاتی ہے اور لوگوں سے نفسانی قوتیں مضمحل ہو جاتی ہیں اور اس کے اسرار و براہین زیادہ ظاہر ہونے لگتے ہیں اور جب نفس اپنی حرکتوں سے بے بس ہوتا ہے تو اس کے وجود سے نفسانی خواہش فنا ہو جاتی ہے باطل ارادے اظہار حق میں گم ہو جاتے ہیں تو اس وقت مرید کی ہر مراد پوری ہو جاتی ہے۔

حضرت ابولعباس قصاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری طاعت و معصیت دو شکلوں میں منقسم ہے جب میں کھاتا ہوں تو معاصی کا خمیر اپنے میں پاتا ہوں اور جب اس سے ہاتھ کھینچ لیتا ہوں تو تمام طاعتوں کی بنیاد اپنے اندر دیکھتا ہوں بھوکے رہنے کا ثمرہ مشاہدہ ہے جس کا قائد و رہنما مجاہدہ ہے، لہٰذا مشاہدے کے ساتھ سیری، مجاہدے کے ساتھ بھوکے رہنے سے کہیں بہتر ہے۔ کیونکہ مشاہدہ جواں مردوں کی رزم گاہ ہے اور مجاہدہ بچوں کا کھیل "فالشبع بمشاهدة الحق خير ميں الجوع بمشاهدة الخلق" مشاہدہ حق کے ساتھ سیری، لوگوں کے مشاہدہ کے ساتھ بھوکے رہنے سے بہتر ہے۔ اس بحث میں طویل گفتگو ہے، طوالت کے خوف سے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب

❁❁❁